

باب نمبر 17

اسوۂ حسنہ اور

فیشن پرستی

از افادات

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

www.SirateMustaqeem.net

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ ۝

.....

أَمَّا بَعْدُ ! فَاغُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ
الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۝
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ

.....

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ

.....

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اللہ تبارک تعالیٰ جل جلالہ وعم نوا۔ اُنٹسم تنانہ اتم برہانہ
کی حمد و ثنا اور حضور اکرم نور مجسم شفیع محشر مالک کوثر محبوب دلبر احمد مجتبیٰ جناب محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام عرض کرنے کے بعد
وارثان منبر و محراب ارباب فکر و دانش محتشم معزز حضرات و خواتین
رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے ادارہ صراط مستقیم کی طرف سے فہم دین
کورس کے سترہویں سبق میں آج ہم سب کو شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
اور آج ہماری یہ بھی سعادت ہے کہ آج کے پروگرام کی صدارت آفتاب طریقت
سید آفتاب احمد شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ آستانہ عالیہ چورہ شریف فرما رہے ہیں۔
آج کا موضوع بھی بہت اہم موضوع ہے

اُسوۂ حسنہ اور فیشن پرستی

میری دعا ہے کہ خالق جل جلالہ ہم سب کو اُسوۂ حسنہ پہ چلنے کی توفیق عطا
فرمائے اور ہم سب کو فیشن پرستی کی نحوست سے محفوظ فرمائے۔
محترم حضرات و خواتین۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پہ کتنا کرم ہے، کہ ہمیں روزانہ صبح کو قرآن و سنت کے ایک
نئے باغ کی سیر کا موقع مل رہا ہے۔ جس سے یقیناً عقل و نظر کو تازگی مل رہی ہے۔ اور
کردار اور سیرت کو استوار کرنے کیلئے ہمیں بہترین موقع میسر آ رہا ہے۔

کیونکہ ہمارا پروگرام کانوں کی سوغات نہیں بلکہ کہ دار سازی اور سیرت کا ایک کورس
ہے میری دعا ہے کہ خالق کائنات ہمیں اس موسم بہار میں حقیقی مقاصد عطا فرمائے۔
ہمارے دل میں تقویٰ کا معیار بلند فرمائے۔

میں نے قرآن مجید میں سے جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

كَفَدَ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَذَكَرَ اللَّهُ كَثِيرًا (سورة الاحزاب آیت نمبر ۲۱)
خالق کائنات جل جلالہ کا فرمان ہے یقیناً تمہارے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے کس کیلئے ”لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ“ اُس بندے کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی امید رکھتا ہو۔ ”وَالْيَوْمِ الْآخِرِ“ اور آخرت کے دن کی بھی امید رکھتا ہے۔ ”وَذَكَرَ اللَّهُ كَثِيرًا“ اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہو۔

قرآن مجید کی سورة احزاب کی آیت نمبر 21 میں مسلم اُمہ کیلئے جو سوزدروں ہے اور نسخہ کیما ہے۔ اُس کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ ”فِي رَسُولِ اللَّهِ“ کے جو الفاظ ہیں یہ پورے نظام شریعت کو محیط ہیں اور انسانی لائف کوٹ کے لحاظ سے ہمہ جہت دوام اسمیں موجود ہے۔ ”فِي رَسُولِ اللَّهِ“ یہاں پر اسکا متعلق مفہوم کے لحاظ سے بناتے جائیں گے۔
تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی معمولات کے لحاظ سے۔

بہترین نمونہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی عبادات کے لحاظ سے۔
بہترین نمونہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی چلنے پھرنے کے لحاظ سے۔
بہترین نمونہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میدان جنگ میں شجاعت کا کردار ادا کرنے کے لحاظ سے۔
بہترین نمونہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مختلف مصائب پر صبر کرنے کے لحاظ سے۔
بہترین نمونہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی راہ حق میں قربانیاں دینے اور ایثار کے لحاظ سے۔

بہترین نمونہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی نماز کی ادائیگی کے لحاظ سے
”فِي رَسُولِ اللَّهِ“ کا متعلق نحو کے لحاظ سے ہم بناتے جائیں گے تو اس کے لحاظ سے اسلام کی تمام تر تعلیمات سمٹ کے اسی ایک آیت کے اندر آ جائیں گی اور اس سے یہ

واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا عمدہ اسوۂ حسنہ دیا ہے اور آپ کے نقش قدم میں کتنی وسعتیں ہیں کہ خالق کائنات جل جلالہ نے کسی شخص کے لئے کبھی ایسی پیاس نہیں چھوڑی کہ جسے ضرورت ہو لیکن اسوۂ حسنہ اُسے پورا نہ کرے جس کو تڑپ ہو لیکن اسوۂ حسنہ میں اس کی تڑپ کا کوئی علاج موجود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کردار اور عظمت کے لحاظ سے اتنی چمک دی ہے اور اس چمک کے لحاظ سے پھر انسانوں کو اس چمک کے اندر زندگی کا سفر طے کرنے کا حکم فرما رہا ہے۔

مطلقاً نہیں بلکہ یہاں بھی انسانیت کو جھنجھوڑ کے پیغام دیا ہے حالانکہ پہلے یہ کہہ دینا کافی تھا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

کہ یقیناً تمہارے لئے ہے اب لکم کے بعد خالق کائنات جل جلالہ نے فرمایا عام لوگوں کیلئے نہیں خاص لوگوں کیلئے جو دائرہ اسلام میں آگئے اُس سے پہلے تو ان کو اسلام کی دعوت دی جا رہی ہے جو اسلام میں آئے گا پھر اسوۂ حسنہ اپنائے گا۔

إِمَّن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ

یہ اُس شخص کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے ملاقات چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کا شوق رکھتا ہے اور آخرت پر یقین رکھتا ہے غافل نہیں رہتا اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے رب ذوالجلال نے اس کو اس منزل کے حصول کیلئے جو بہترین رہنما دیا ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش قدم ہے انسان ادھر دیکھتا جائے گا اور اپنی زندگی کا سفر طے کرتا چلا جائے گا۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت نمبر 63 میں اس بات کو واضح کیا کہ اگر کوئی شخص سنت نبوی کو ترک کرتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے بغاوت کرتا ہے یا سرکار کے نقش قدم کو نظر انداز کر دیتا ہے اس کو اس عمل کا لٹنا بڑا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور اس کیلئے کتنی بڑی وعید ہے۔

خالق کائنات جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورة النور آیت نمبر 63)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی مخالفت کرتے ہیں۔ امر سے مراد سنت ہے امر نبوت سے مراد منہاج نبوت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے تو خالق کائنات جل جلالہ ارشاد فرما رہا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی مخالفت کرتا ہے اس کو ڈرنا چاہئے اس کے پاس کہیں فتنہ نہ آجائے یا عذاب الیم نہ آجائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی مخالفت کرنے والے کو دو چیزوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دنیا کی زندگی میں فتنہ آئے گا اور عقبیٰ میں عذاب الیم آجائے گا، دنیا کی زندگی میں فتنہ کیا ہوگا۔

اس سلسلے میں واضح طور پر تفسیر کبیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لکھا ہے۔

الزَّلَازِلُ وَالْأَهْوَالُ

اُس وقت زلزلے آجائیں گے ہولناکیاں آجائیں گی۔ جو قوم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت شریعت اور سرکار کے نظام سے بغاوت کرے گی یا پیچھے ہٹے گی تو کیا ہوگا تب ہی ہوگی۔ (تفسیر رازی ۱۲/۲/۴۳ میں)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

فتنہ یہ ہے کہ لوگوں میں قتل و غارت شروع ہو جائے گی بلا وجہ انسانوں کا خون بہتا رہے گا اگر سنت نبوی پہ اسوۂ حسنہ پر عمل ہوگا تو پھر بہاریں ہی بہاریں ہیں ہر لمحہ امن کے پھول برسیں گے ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن و آشتی کی بہار آئے گی

لیکن اگر اس اسوۂ حسنہ کو چھوڑا گیا تو اسکی وعیدیں بڑی سخت ہیں اور یہ اسوۂ حسنہ کے شرعی معیار کے لحاظ سے وعید سخت ہوگی۔ کہ اُس کا تعلق فرض کے ساتھ تھا واجب کیساتھ یا سنت کے ساتھ تھا۔ اُسی کی حیثیت سے وعید بھی مرتب ہوگی۔

یہاں پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر جو زلازل کا کہہ دیا گیا ہے اور فرمانِ ایزدی ہے اس میں یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے۔ کوئی یہ نہ کہے بندوں میں کتنے عیسائی ہیں اور کتنے بت پرست ہیں، کتنے یہودی ہیں اس کے پاس تو زلزلے نہیں آتے ہمارے پاس زلزلے آرہے ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے۔

میرے بھائیوں جو بچہ زمین پر گھٹنوں کے بل چل رہا ہو اس کو گرہ نے کا خطرہ نہیں ہوتا لیکن جو شہسوار ہو اس کیلئے گر جانے کا خدشہ ہوتا ہے جن کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دربار میں اور وہ بھٹکے ہوئے ہیں، اور وہ دھتکارے ہوئے ہیں، اور اُن کا کوئی مقام ہی نہیں ہے وہ تو ویسے ہی گرے ہوئے ہیں، یہ اصل میں جو باگ کھینچی جاتی ہے تو اُن کی جن کا کوئی مرتبہ ہے جن کی کوئی حیثیت ہے، اور جن کو کوئی مرتبہ دینے کا اعلان کر رکھا ہے۔

تو لہذا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اگر تم نے مان کر بھی میرے محبوب علیہ السلام کی سنت سے سرکشی کی اور ان کے دین اور نظام کو پس پشت ڈال دیا، اور تم نے فیملے غیروں سے کروانا شروع کر دیئے تو پھر جان لو۔

اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ سورۃ النور آیت ۶۲
دنیا میں ایسا نہ آجائے گا اور آخرت میں عذاب الیم کا سامنا کرنا پڑ جائے گا، لہذا امن دنیا میں بھی اسکا ہے اور آخرت کا امن بھی اسی لحاظ سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنے نفس کی خواہش اور چاہت پر مقدم کیا جائے، اور زندگی کے ہر میدان کے اندر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے نظام کا جھنڈا بلند کر دیا جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس بات کی جب وضاحت کی بخاری و مسلم میں یہ حدیث شریف موجود ہے۔ کتنا حسین انداز ہمارے محبوب علیہ السلام کا ہے، آپ نے ایک غیر محسوس چیز کو محسوس چیز کے ساتھ تشبیہ دیکر واضح کر دیا کہ میری سنت کی حیثیت تم میں کیا ہے۔

جو سنت اور اسوۂ حسنہ کو سن کے عمل کرتا ہے وہ کس طرح ہلاکت سے بچ جاتا ہے اور جو عمل نہیں کرتا اپنے نفس کی خواہش پہ عمل کرتا ہے، جب اُس کے سامنے قرآن مجید کی بات آتی ہے یا سنت نبوی کی بات آتی ہے تو وہ اپنی خواہش کی بات سامنے لے آتا ہے، اور ضدی بنتا ہے اور ہٹ دھرم بنتا ہے۔

حق سُن کر بھی حق پر عمل نہیں کرتا، اُس کی حیثیت کیا ہے۔
میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ۳/۳۱۹)
مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ
الْجَيْشَ بِعَيْنِي

(حجۃ اللہ البالغہ ۱/۳۸۵)

آپ نے فرمایا میری مثال اور میری شریعت کی مثال اور میری امت کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے جو قوم کے پاس آتا ہے اور اُن سے کہتا ہے، ”اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنِیْ“ میں سنی سنائی بات نہیں کر رہا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، ایک بہت بڑا لشکر تم پہ حملہ کرنے کیلئے آرہا ہے، اُس کے آنے سے پہلے پہلے اپنا بندوبست کر لو، اگر وہ لشکر پہنچ گیا اور تم یہاں موجود ہوئے تو وہ کچھ قتل کر دے گا اور کچھ کو قیدی بنا لے گا، تمہاری عزیتیں لوٹ لے گا اور وہ تمہیں ذلیل و رسوا کرے گا، لہذا میرا کام تم کو اطلاع دینا تھا۔

إِنِّیْ أَنَا النَّذِيرُ الْعَرِیَانِ

بے شک میں نذیرِ عریان ہوں، آنکھوں سے دیکھ کے آیا ہوں لشکر آرہا ہے اور

اُس کے آنے سے پہلے پہلے اپنا بندوبست کرلو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، جس وقت وہ نذیر عریان اعلان کرتا ہے۔

قَالَنجَا فَالَنجَا

لوگوں! جاؤ لوگوں! جاؤ بڑا زبردست لشکر حملہ کر رہا ہے۔

جو لوگ اس کی بات سن رہے ہوتے ہیں، اُن کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَادْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَىٰ مَهْلِهِمْ فَنَجَّوْا

کچھ لوگ تو واقعی ڈر گئے اور انہوں نے فیصلہ کر لیا، کہ یہ بندہ بھی سچا ہے اور اسکی زباں سے صداقت نکلتی ہے، یقیناً سچی بات کر رہا ہے۔

تو فوراً اندھیرے میں ہی رات کو نکل جانا چاہیے، اگر لشکر آگیا اور صبح کے وقت ہم پکڑے گئے تو ہم رسوا ہو جائیں گے، انہوں نے نذیر عریان کی بات کو مان لیا۔

تو وہ فوراً رات کو ہی نکل گئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔
فَنَجَّوْا انہوں نے لشکر کے حملے سے نجات پالی، عزت بچ گئی جان بچ گئی وہ محفوظ ہو گئے اُن کو نذیر عریان کی خبر کا فائدہ پہنچ گیا۔

لیکن دوسری طرف طَائِفَةٌ کہتا ہے

كَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ

دوسرے گروہ نے نذیر عریان کو جھٹلادیا وہ کہنے لگا تمہاری باتیں سچ نہیں ہیں بس تم تو دھمکیاں ہی دیتے رہتے ہو اور ڈراتے رہتے ہو، کوئی لشکر نہیں آ رہا ہمیں چین سے سونے دو، چین سے بیٹھنے دو، رات کا وقت آرام کا ہے، اور تم ہمارے آرام میں خلل ڈال رہے ہو، ہم رات کدھر جائیں، انہوں نے نذیر عریان کی بات پر کوئی توجہ نہیں کی تو میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ

جب صبح ہوئی تو اُس گاؤں میں وہ موجود تھے، جہاں سے ڈرایا گیا تھا کہ لشکر

کے آنے سے پہلے نکل جاؤ وہیں موجود رہیں۔

فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ

جب صبح ہوئی تو لشکر بھی آگیا۔

حجۃ اللہ البالغہ ۱/۲۸۵

أَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاهَم

اُس لشکر نے حملہ کر دیا اُن کی گردنیں اتار دیں اُن لوگوں کا خون بہا دیا۔

اُن کو نیست و نابود کر دیا، اُن کو تباہ و برباد کر دیا۔

آپ نے فرمایا جیسے وہ نذیرے یاں آیا تھا اور اُس نے قوم کو ایک لشکر کی خبر دی تھی، اور اُس قوم میں سے کچھ نے مانا تھا اور کچھ نے نہیں مانا تھا۔

جنہوں نے مان لیا تھا وہ بچ گئے اور جنہوں نے نہیں مانا تھا وہ ناکام ہو گئے فرمایا میری امت اور انسانیت تم اُس لشکر کو نہیں دیکھتے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا ہے، وہ جہنم کی آگ کا ایندھن ہے وہ لشکر آئے گا تمہیں پکڑ کر جہنمی بنا دے گا تم جہنم کے شعلوں میں جلتے رہو گے، میں تمہیں ڈرانے آیا ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے سب کو دیکھا ہوا ہے اور میں تمہیں بتا رہا ہوں، میری بات مانو لو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے شیطان سے بچ جاؤ گے اور شیطان کے بیٹوں کے اسیر نہیں بن سکو گے، اور اگر تم میری بات نہیں مانو گے تو شیطان کے چیلے بن جاؤ گے، شیطان کا لشکر آ جائے گا تمہیں قیدی بنا لے گا، زندگی بھر چھوٹ نہیں سکو گے تمہیں رسوا کر دے گا۔

اب جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعوت کو سن کر فوراً محتاط ہوا کہ یہ محبوب جو بولتے ہیں سچ بولتے ہیں، ان کی زبان سے ہمیشہ صداقت نکلتی ہے اور پھر واضح بتا رہے ہیں کہ میں نے آنکھوں سے لشکر کو دیکھا ہے اور وہ آ رہا ہے وہ شہوت کا لشکر ہے وہ خواہش کا لشکر ہے وہ معصیت اور عصیان کا لشکر ہے وہ اللہ کے دربار سے بغاوت کا لشکر ہے، وہ شیطانی وساوس کا لشکر ہے، بندو میں نے تمہیں اپنی شریعت کا حصار دے دیا ہے، اپنی سنت کا قلعہ دے دیا ہے۔

چلو میری سنت کے قلعے میں داخل ہو جاؤ چلو میرے اسلام کے دائرے میں
آ جاؤ فرمایا جس نے میری بات کو سنا اور میری بات کو مان لیا اُس نے باقی سب کام
چھوڑ کے میری شریعت کو اپنا لیا میرے طریقے پر آ گیا۔ میرے نقش قدم پر آ گیا۔
وہ تو اس لشکر سے بچ گیا، زندگی آزاد گزارے گا، غلام نہیں ہوگا، اگرچہ
بالکل فقیر سا ہو وہ زمانے کا سب سے بڑا امیر قرار پائے گا اور زندگی چین سے گزرے
گی اور عقبی بھی چین سے اُسے میسر آ جائے گی۔

جس نے میری بات کو سن کے سنی ان سنی کردی میری بات سن کر وہ ڈرا نہیں
ہے۔ وہ شخص جس نے میری بات کو سن لیا لیکن اُس کے فوراً رو نگلے کھڑے نہیں ہوئے
جو میں نے ڈرایا تھا، کہ دنیا کی محبت کا حملہ ہو جائے گا، شہوت اور خواہش کا حملہ ہو
جائے گا، جہنم کے وساوس کا حملہ ہو جائے گا، اُس نے سنا نہیں وہ کہنے لگا میں خود بہتر
جانتا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ زندگی کیسے گزاری جاتی ہے۔ میں اپنے نفع نقصان کو خود
جاننے والا ہوں، اُس نے جب نقش قدم کی طرف نہیں دیکھا، اُسوہ حسنہ کو نہیں دیکھا،
میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں، وہیں بیٹھا رہا اپنے سودی کاروبار میں،
وہی بیٹھا رہا اپنی ناجائز تجارت میں، وہیں بیٹھا رہا اپنے دوستوں کی انجمن میں، وہیں
بیٹھا رہا عریانی فحاشی کے ماحول میں، وہیں ترک سنت کے انداز میں بیٹھا رہا، لشکر آ گیا
شیطان نے پکڑ لیا ذلیل و رسوا بنا دیا، زندگی بھر اسی دائرے کے اندر رہے گا، جب
سانس نکلے گی جہنم اُس کے استقبال کیلئے ہوگی۔

میرے محبوب علیہ السلام نے چند جملوں کے اندر ایک جامع صورت حال
ایک محسوس چیز کے ساتھ تشبیہ دیکر اُس غیر محسوس عمل کو جو سنت کی حکمت ہے، جو سنت کا
فائدہ ہے جو نقش قدم کی برکت ہے اور جو اُسوہ حسنہ کا حصار ہے، اسکو محبوب علیہ وسلم
نے بیان کر کے قیامت تک کے لئے اپنی امت کو شمع نور عطا فرمادی ہے۔

اب اسکی ہر جہت گھنٹوں بحث کی منقاضی ہے، لیکن اسوقت ہمارا چونکہ محدود

نائم ہے، ہم گفتگو کو مزید اس انداز میں آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ
حَوَارِيُون

آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے جتنے بھی نبی آئے ہیں، اُن کی امت میں اُن کے
حواریون ہوتے تھے۔ لفظ حواری کا مطلب ہے خالص پکا امتی، اُن کے مخلص امتی
ہوتے تھے۔

وَاصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّةِ

اور اُن پیغمبروں کے ایسے اصحاب ہوئے تھے جو ہمیشہ اُنکی سنت پر عمل کرتے تھے۔

تو کیا ہوا

يَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ

وہ اُن کے امر کی اقتداء کرتے تھے۔

ثُمَّ أَنهَاءَ تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ

جب وہ لوگ چلے گئے تو بعد میں نئی نسلیں پیدا ہوئیں۔

يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ

وہ باتیں کہتے ہیں جو وہ خود نہیں کرتے۔

وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ ﴿٢٨٣﴾

اور وہ کام کرتے ہیں جس کا شریعت نے حکم ہی نہیں دیا۔

ایسی نسلیں اور ایسی قومیں بعد میں ہوتی رہیں۔

آپ نے فرمایا اے میری امت تم بھی میری بات سمجھ لینا، ایسا نہ ہو کہ میری

شریعت کا رنگ آہستہ آہستہ مدہم پڑ جائے، اور پھر تم اپنی خواہشات اور شہوتوں کے اسیر

بن جاؤ اور اپنے بنائے ہوئے نظام اور اپنی بنائی ہوئی سوچ کے مطابق زندگی گزارنا

شروع کر دو، جس طرح میرے اصحاب نے مجھ سے نور حاصل کیا اور عمل کر کے دکھا دیا،

مُتَّبِعِينَ اُن سے لیں گے تبع تابعین اُن سے لیں گے فرمایا قیامت تک جب میری سنت کا رنگ غالب رہے گا، تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے خصوصی نجات عطا فرمادے گا۔
مختتم سامعین حضرات

آج کے ماحول میں اس موضوع پر بات کرنا بھی بہت مشکل ہے اور بات سننا بھی بہت مشکل ہے ”اُسوۂ حسنہ اور فیشن پرستی“ یہ جو دو چیزیں ہیں، کمپیر ٹیوشنڈی کے لحاظ سے جب ان کا منظر دیکھتے ہیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کہاں سنت اور کہاں آج ہمارے فیشن، کہاں وہ سنت کا نور اور کہاں ہمارے گھروں کے اندر نحوست اور ہمارے کردار کے اندر نحوست آئیے ذرہ تھوڑا سا ان دونوں شعبہ جات کے لحاظ سے دیکھتے ہیں، مرد و زن کے لحاظ سے خواتین اور رجال کے لحاظ سے کہاں کہاں گڑبڑ ہوگئی اور اُسوۂ حسنہ سے انسان دور ہوتا گیا۔ جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں قبل ہر بات یوں کھول کے بیان کر دی تھی جس طرح آج کے ماحول کو دیکھ کے بیان کی جاتی ہے۔
اور یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ کوئی چیز بھی اُن سے چھپی ہوئی نہیں تھی، اور سب کچھ دیکھ کر اپنی امت کو ہدایت فرما رہے تھے۔

یہ حدیث شریف جو میں بیان کرنے لگا ہوں اس کا مضمون بڑا ہی کڑوا ہے، اور بالخصوص خواتین اسلام کو بڑی توجہ کیساتھ سننا چاہیے اور یہ کسی مفتی کا فتویٰ نہیں اور یہ کسی مفکر کی فکر نہیں ہے، یہ اُس زبان کی بات ہے جب تک ”وَحْیِ یُوحٰی“ کی تار نہیں ملتی اُس وقت تک وہ زبان نہیں کھلتی صحیح بخاری شریف جلد نمبر 2 صفحہ 725 پر یہ حدیث شریف موجود ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔
بات کچھ اس طرح ہے کہ وہ ایک دن تقریر کر رہے تھے، جس طرح آج ہمارا موضوع ہے، فیشن پرستی کے خلاف تو وہ سنت کی عظمت کو اجاگر کر کے فیشن پرستی کا جو اس وقت فوراً حملہ ہو رہا تھا، اُس سے بچانے کیلئے مختلف صحابیات اور خواتین کو وہ درس دے رہے تھے، درس دیتے دیتے یہ لفظ انہوں نے بول دیئے۔

لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ
لِلْحَسَنِ اِنْ اَلَمْ يَمَيِّرَاتِ لِيَخْلِقِ اللَّهُ (بخاری جلد نمبر ۲/۷۲۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُن عورتوں پر جو تندولے لگاتی ہیں اور تندولے لگواتی ہیں، الواشمات، جو کسی اور کو تندولے لگائے، المتوشمات وہ جو کسی سے تندولے لگوائے، اس پر لعنت کی کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، مبہم الفاظ کے ساتھ لعنت کر رہے تھے۔

تندولہ اس وقت یہی تھا کہ چھوٹا سا جسم پر زخم کر کے اُس کو ^{سجھٹے} سے بھر دیا جاتا پھر ہمیشہ اُس کا نشان نظر آتا ہے، یہ صرف عورتوں میں ہی قبیح نہیں مردوں میں بھی قبیح ہے، اور جس شخص کے بدن پر تندولہ ہے، جب تک اُس کو اتارے گا نہیں اُس کو طہارت حاصل نہیں ہوگی، اگر امام ہے تو اُس کی اقتداء ناجائز ہو جائیگی، اُس تندولہ کی وجہ سے ایسی صورتحال ہو کہ اُس کو اتارنے کیلئے بدن کو کاٹنا پڑتا ہو تو پھر کچھ اُس میں چھوٹ دی گئی ورنہ اگر تھوڑے بہت زخم کر کے بھی کسی دوائی سے وہ زخم اتارا جاسکتا ہے تو اُس کو اتارا جائے گا تو پھر جسم کو طہارت حاصل ہوگی ورنہ طہارت حاصل نہیں ہوگی یہی صورتحال خواتین کیلئے ہے، یہ واشمات اور متوشمات کے لحاظ سے پہلا جملہ تھا۔

دوسرے نمبر پر اَلْمُتَقَلِّجَاتِ

اُن عورتوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، کون سی عورتیں۔

تَوْفِيقُ الْحَوَاجِبِ لِلتَّحْسِينِ

شمیس کہتے ہیں اپنے ابرو باریک کرنا حسن کیلئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی یہ لفظ بول رہے ہیں ”متمصات“ وہ عورتیں جو کہ حسن کیلئے اپنے ابرو بالوں کو نوچ کے باریک کرتی ہیں، یا کسی طریقے سے ابرو کو باریک کرتی ہیں اُن پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

تیسرے نمبر پر، وَالْمُتَقَلِّجَاتِ

وہ عورتیں جو عمر کو چھوٹا ظاہر کرنے کیلئے اپنے دانت ریتوں سے باریک کرتی ہیں۔

وَهِيَ الَّتِي تَفْرِقُ مَا بَيْنَ الشَّيْءِ بِالْمِبْرَدِ

جو عورتیں سامنے کے دانتوں میں چھوٹی سی ریتی لے کر خلا بناتی ہیں عمر کو چھوٹا ظاہر کرنے کیلئے ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، یہ اُس وقت کا ایک نیا فیشن چلنے والا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُس کی مخالفت میں بول رہے تھے، جب آپ نے یہ تند و تیز تقریر کر دی تو بات چلتے چلتے بنی اسد کی ایک خاتون تک پہنچی، جن کو حضرت اُمّ یعقوب کہا جاتا تھا۔

اُمّ یعقوب نے جب یہ درس سنا تو بڑے غصے میں آ گئیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جھگڑا شروع کر دیا کہ اتنے سخت لفظ تم نے بول دیئے، لعنت کے لفظ تم نے بول دیئے، کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے تند و لے لگانے والی پر اور تند و لے لگوانے والی پر اور اپنے ابرو باریک کرنے والی پر اور اپنے دانتوں کو ریتی سے رگڑنے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، آپ نے اتنا بڑا حکم دے دیا۔

جب انہوں نے آ کے یہ کہا وہ بھی کوئی معمولی خاتون نہیں تھیں اور نہ ہی اس لئے جھگڑ رہی تھی کہ اُن کے کردار میں کوئی ایسی چیز تھی حقیقت میں لفظ لعنت کی جو بڑائی ہے کہ لعنت بہت بڑی بات ہوتی ہے، اس پر ان کو تعجب تھا، جب انہوں نے آ کے جھگڑا کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا، کہنے لگے۔

مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بخاری ۷۲۵/۲

اے اُمّ یعقوب ہوش سے بولو یہ میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا یہ میرے پاس نبی علیہ السلام کی امانت ہے، میرے رسول علیہ السلام نے یہ لعنت کی تھی، اُن کے یہ لفظ ہیں اور اُن کی زبان سے یہ لفظ نکلے تھے، میں کون ہوتا ہوں اُن عورتوں کو لعنتی قرار دینے والا کہ جو ایسے کام کر رہی ہوں یہ اُس زبان سے بڑے دکھ سے لفظ نکلے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کی رحمت بنایا ہے، کس انداز میں ان کو یہ

برداشت ہو سکا کہ وہ یہ بول رہے تھے اور انہیں بولنا پڑا اور لازم ہو گیا کہ ان کو روکا جائے تاکہ بعد میں ایسی خرافات پیدا نہ ہو جائیں، میرے محبوب علیہ السلام کا وسیع مشاہدہ دیکھو کہاں آج کے یہ بیونی پارلر اور کہاں اُس وقت کا نظام، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واضح کر رہے تھے، میری امت میں تم سے رب کو سجدے بھی کرواؤں گا، اور تمہارے کردار کو بھی ستھرا کروں گا۔

مجھے یہ برداشت نہیں کہ تمہارے کردار اور تمہاری سیرت کے اندر فیشن آجائے جس کی وجہ سے تمہارے معاملات بگڑ جائیں، نہیں نہیں، میں نے تو ہر لمحہ رورو کے تمہارے لئے دعاء رحمت کی ہے، لیکن اگر تم ٹھیری سنت کو چھوڑ کے فیشن کو گلے سے لگالیا، تو اس زبان سے میں لعنت کا اعلان کر رہا ہوں، کہ جو میری سنت کو ترک کر کے ایسے کاموں میں پڑ جائے گا خالق کائنات ناراض ہو جائے گا، اور اُس کی ناراضگی اسی لعنت کی شکل میں ظاہر ہو جائے۔

اب دیکھیے کہاں یہ معاملات اور کہاں آج کی عورت کا فیشن، دختر اسلام کو سوچنا چاہیے، کہ اُس نے کلمہ اسلام پڑھا ہے تو کس بنیاد پر کہ میں اپنی چاہت کو رب کی چاہت کے تابع کروں گی، میں اپنی خواہش کو نبی علیہ السلام کی سنت کے تابع کروں گی، جو ہمارے محبوب علیہ السلام کو پسند ہے، وہی ہمیں پسند ہوگا۔

جو چادر زہرہ رضی اللہ عنہا کی حقیقت ہے، وہی ہمیں میسر آجائے گی، یہ کرزار ایک اسلامی خاتون کا ہونا چاہیے۔

جس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُمّ یعقوب رضی اللہ عنہا کو یہ کہا کہ اُمّ یعقوب میں اُس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ کے رسول علیہ السلام نے لعنت کی ہے، تو اُمّ یعقوب کہنے لگی اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن مجھے بھی آتا ہے۔ کہاں اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، کہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی صحابہ کرام میں سے فقیہ تھے، کہتے
لگے کیا تم نے قرآن پڑھا ہے۔ تمہیں قرآن آتا ہے۔ یقیناً اُن کا فقاہت قرآن کے
لحاظ سے بڑا اونچا مقام ہوگا۔

حضرت اُمّ یعقوب رضی اللہ عنہا کہنے لگی۔
لَقَدْ قَرَأْتِ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتِ فِيهِ مَا تَقُولُ
دو گتوں کے درمیان جو قرآن ہے وہ مجھے آتا ہے تفسیر بھی مجھے آتی ہے مجھے
سب کچھ آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔

لَاِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ وَجَدْتِيهِ
اگر تم قرآن پڑھتی تو تمہیں ضرور پتہ چلتا، تم نے لفظ کو تو پڑھا ہے لیکن تم نے
روح کو حاصل نہیں کیا، قرآن مجید میں تمہیں یہ نظر نہیں آیا۔
مَا آتَاكُمْ الرَّسُولَ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (بخاری ۲/۷۲۵)
اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام جو تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں
روکیں اُس سے رک جاؤ۔

اگرچہ اس آیت میں مستقل عورتوں کے لفظ موجود نہیں ہیں لیکن اس کو قرآن
کی طرح ماننا پڑے گا۔ اس واسطے کہ یہ فرمان صاحب قرآن کا ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ لَعْنَةُ الْوَاسِطَاتِ کے الفاظ بولے ہیں۔
اس واسطے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو یہ محبوب علیہ السلام فرمائیں وہ میری طرف
سے حکم ہے، اُس کو تم حاصل کرو۔ اُس کو تم قبول کرو، اور اُس کے مطابق زندگی بسر
کرو، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جو میں نے فیشن پرستی کے
خلاف عورتوں کے حقوق کے لحاظ سے بیان کر دیا ہے، یہ قرآن مجید کا حصہ ہے۔

اے ام یعقوب رضی اللہ عنہا یہ مسئلہ تم بھی سمجھ لو اور ساری خواتین کو بھی یہ مسئلہ
سمجھا دو یہاں سے یہ بات بھی ثابت ہوئی۔

جہاں آج ہم سنت کے لحاظ سے بحث کر رہے ہیں، وہاں سنت کی آئنی حیثیت بھی سامنے آگئی، کچھ لوگ اس غلطی میں بھی مبتلا ہیں کہ ہمارے لئے صرف قرآن کافی ہے، ہمیں سنت کی ضرورت ہی نہیں اور صرف قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔ اُس قرآن نے ہی تو سنت کو لازم کر دیا ہے، یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلمؐ فرمان کی آئینی حیثیت ہے، کہ جس کو ماننا قرآن کو ہی ماننا ہے، اور پھر اس کی تشریحات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ استدلال کر کے اس کو بیان کر رہے ہیں، یہ وہ نور ہے جو رب فقہاء کو عطا فرمایا ہے۔

قرآن و سنت کے ساتھ جو فقہ کا تعلق ہے، وہ بھی اس مقام سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جس طرح بدرجہ احکام ثابت ہوتے ہیں اور ان احکام کو امت کیلئے بیان کر دیا جاتا ہے۔

مختتم سامعین حضرات:

خواتین کے لئے یہ حدیث بخاری ایک نہیں بہت زیادہ دیگر پہلو بھی ہیں۔ لیکن اس وقت ٹائم کا اختصار ہے، خواتین کو یہ بات روح میں اتارنی چاہیے، یہ معاملات جن کو بظاہر چھوٹے چھوٹے سمجھا جا رہا ہے اور پتہ نہیں آج اس سلسلے میں کتنی ترقی ہوگئی ہوگی ہمیں پتہ نہیں اب اس سے آگے کیا کچھ ہوتا ہے۔

یہ معمولی سی چیز جو بنیادی تھی اُس پر جب لعنت کا حکم ہے تو آگے اپنے چہرے کے حسن نیلئے سرجری کروانا اور اسکے علاوہ جو دیگر خرافات بن چکے ہیں یہ سارے شریعت مطہرہ کے لحاظ سے کسی قدر ناجائز ہیں؛ کس قدر اللہ تعالیٰ کی لعنتیں اور اُس پر پھٹکار برتی ہے جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔

الْمَغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ

وہ جو اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز کو بدلتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو شکل دی تھی اور جو حسن دیا تھا اور جس طرح کا چہرہ دیا تھا، اُس کو بدلنے کی کوشش کرتی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع الفاظ دے دیئے، جس سے قیامت تک کے مسائل کو نکالا جاسکتا ہے اور رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

کہ ہم نے جن کا کلمہ پڑھا ہے چونکہ انہوں نے جنت لے جانے کا ذمہ بھی اٹھایا ہوا ہے، تو پھر زندگی یوں گزارنی پڑے گی، جس کو دیکھ کے اُن کو خوشی محسوس ہو رہی ہو اور یاد رکھیں۔

یہ معاملہ صرف خواتین کے لحاظ سے ہی نہیں یقیناً آج بھی اس دور میں وہ عظیم خواتین ہمارے معاشرے میں موجود ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے سنت نبوی پر عمل کرنے کی جرأت عطا فرما رکھی ہے اور اس سلسلہ میں وہ کردار ادا کر رہی ہیں۔

جن میں نھوڑی کمزوری ہے ان کو اس پیغام سے روشنی حاصل کرنی چاہیے اور آج وقت ہے توبہ کر لیں گی تو بہار آجائے گی وہ سارے گناہ جو پہلے تھے وہ ایک آنکھ کا ایک آنسو جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے ٹپکے گا تو اُس سے ساری سیاہیاں دور ہو جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ نیا نور عطا فرما دے گا، دوسری طرف جو مردوں کا معاملہ ہے۔ وہ بھی آج دیکھنے میں جو صورتحال نظر آرہی ہے۔

ہماری ملت کے نوجوانوں کی کیا صورتیں بن گئی ہیں، کیا بالوں کے انداز کیا کپڑوں کے انداز کیا رہن سہن کے انداز کیا چلنے پھرنے کے انداز اور کیا زیب و زبائش اور کیا نقش و نگار۔

سے مرد بھی وہ کر رہے ہیں آج کل ایسا سنگھار دیکھ کے مردانگی روتی ہے جس پے بار بار کان میں بالی گلے میں چین ہاتھوں میں کڑا یا الہی وقت کیسا آکے لڑکوں پہ پڑا۔ یہ کیسی صورتحال بن گئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت فرما دیا تھا۔ آپ کا یہ فرمان مسند امام احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 339 پر موجود ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ. منہد امام احمد ۳۳۹/۱
جو لوگ مردوں میں عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت
ہو وہ ہیں تو مرد لیکن عورتوں جیسا چال چلن بناتے ہیں، عورتوں جیسے بال اور عورتوں
جیسا انداز اور عورتوں جیسی چیزیں اور عورتوں جیسا میک اپ اور عورتوں جیسی خوشبوئیں
عورتوں جیسا انداز۔

عورتوں جیسی خوشبوئیں سے مراد سرخی اور اس طرح کی چیزیں ہیں کہ جس میں
رنگ بھی شامل ہو یہ ساری چیزیں کہ جن کی وجہ سے مرد کی عورت کے ساتھ مشابہت
لازم آتی ہو اُن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔
یہ ایسا نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں نے تھوڑی سی تفریح کی ہے نہیں نہیں وہ لعنت کا
مستحق بن گیا ہے۔

اس واسطے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فرق کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔
مرد کو اپنی ادا کے لحاظ سے مرد نظر آنا چاہیے اور عورت کو اپنی ادا کے لحاظ سے
لباس کے لحاظ سے عورت بن کے رہنا چاہیے۔
اگر مرد بھی ٹیڑھا بن جائے گا اور اُس کے کردار میں کجی آجائے گی تو محبوب
علیہ السلام نے واضح لفظوں میں اُس کی بھی گرفت کی ہے۔

فرمایا بیچ کے رہو تم نے کسی فلمی ایکٹر کا کلمہ نہیں پڑھا تم نے ماہ مدینہ کا کلمہ پڑھا
ہوا ہے، سنت دیکھنی ہے تو اُنکی کردار دیکھنا ہے تو اُن کا نقش قدم ہے تو اُن کا ہم کیوں
کسی کی طرح اپنے حلیے بگاڑ لیں، ہم کیوں کسی کنجھر کو دیکھ کر اپنے بدن کا لباس تبدیل کر
دیں، اپنے رہن سہن کا طریقہ تبدیل کر دیں، نہیں نہیں ہمارے لئے گنبد خضراء کی
ہریالی کافی ہے، اور وہ ہریالی ایسی ہے کہ

۵ ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے

یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے
جو فیشن کر کے چاندنی لینا چاہتا ہے تو یہ چاندنی نہیں ہے بلکہ اندھیرا ہے،
چاندنی وہ ہے جو محبوب علیہ السلام کی سنت کی چاندنی ہے۔

اب اس حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں ساتھ ساتھ اپنا محاسبہ بھی کرنا چاہیے
کہ کہاں کہاں کوئی ایسا کام ہو رہا ہے کہ جس سے ہم نے عورتوں کیساتھ تشابہ بنائی ہوئی
ہو آجکل یہ بھی بڑا وبال ہے کہ کچھ مردوں نے عورتوں والے لباس پہننے شروع کر دیئے وہ
متشبیہین بالنساء ہیں، مرد ہو کے عورتوں کیساتھ تشابہ اختیار کرتے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ کچھ دین کے حوالے سے سٹیج پہ آنے والے بغت خواں قسم کے
کچھ لوگ انہوں نے عورتوں والے کپڑے پہننے شروع کر دیئے ہیں، جبکہ یہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کیساتھ لعنت کا استحقاق ہے، شاید اُن کو پتہ نہیں چل رہا، اُن کو
اپنے مرد ہونے پر شک ہو گیا ہے، یا لعنت کے بارے میں اُن کو یقین نہیں ہو رہا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

متشبیہین وہ لوگ جو عورتوں کے ساتھ تشابہ اختیار کر رہے ہیں وہ لوگ بھی اللہ
تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں، اور خالق کائنات جل جلالہ کی لعنت
کے مستحق بنتے جا رہے ہیں۔

ایسے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم فرمان جس کا تعلق معراج کی
شب سے ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا مشاہدہ کیا تھا، رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم کا مشاہدہ کرتے ہوئے چند مناظر نظر آئے، آپ نے وہ بیان
کیے ہیں۔ بیہقی نے اُس کو بیان کیا ہے، ابن حجر نے ازواجہ میں لکھا ہے۔

جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 15 پر یہ حدیث شریف ہے۔

لَمَّا عُرِجَ بِي مَشْكُوَةً شَرِيف: ۴۲۹

معراج کی شب جب مجھے بہت اوپر پہنچا دیا گیا تو
مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

میں جہنم کا مشاہدہ کر رہا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں
میں کچھ مردوں کے پاس سے گزرا تو کیا صورت حال تھی فرمایا۔

تَقْرَضُ جُلُودَهُمْ بِمَقَارِیضٍ مِنَ النَّارِ
آگ کی قینچیوں سے اُن کے بدن کاٹے جا رہے تھے۔
تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں نے کہا۔
مَنْ هَؤُلَاءِ

یہ کون لوگ ہیں۔ یہ رسول اکرم نے جو سوال کیا یہ کلام کے اسلوب کے تقاضے
کے مطابق کیا ورنہ جو فرش پہ بیٹھ کے عرش کی خبریں دیتے ہیں خود وہاں چل پھر رہے
ہوں اور پتہ نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے، اگر ان کے پاس اُم حارثہ آتی ہیں اور کہنے لگی بدر
میں میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے، اگر وہ جنت میں پہنچا ہے پھر تو صبر کرتی ہوں، اگر وہ جنت
میں نہیں پہنچا تو مجھے رونے کی تو اجازت دے دو۔

تو میرے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے حارثہ کی ماں تم ایک جنت کی
بات کرتی ہو، میرے اللہ تعالیٰ کی کئی جنتیں ہیں۔

وَإِنَّ ابْنَكُمْ لَفَرَدَوْسٌ الْأَعْلَى

اور تیرا بیٹا اے حارثہ وہ تو سب سے اونچی جنت میں بیٹھا ہوا ہے۔
جو فرش پہ بیٹھ کے عرش کی خبر دیں، وہاں عرش پہ پہنچیں تو وہاں حقیقتاً معاملہ
سامنے نہ ہو۔

یہ نہیں محض وہ ایک حسن کلام تھا، اور حضرت جبریل علیہ السلام کی ڈیوٹی تھی کہ تم
ساتھ بیان کرتے جاؤ، یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔

حضرت جبریل علیہ السلام جواب دیتے ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین یترکون للزینۃ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ مرد ہیں جو دنیا میں ناجائز زینت اختیار کرتے تھے۔ زینت جائز بھی ہے اُس پر باقاعدہ اجر و ثواب ہے اور اُس کا باقاعدہ حکم ہے۔ کہ انسان کے کپڑے صاف ہوں چہرہ دھلا ہوا ہو اُس آدمی کیلئے بحیثیت سنت سرمہ لگانا اور بحیثیت سنت خوشبو لگانا یہ انبیاء کی سنت ہے، اور اسکی بہت بڑی فضیلت ہے۔ مردوں کی خوشبو جس میں رنگت نہ ہو خوشبو آ رہی ہو یہ خوشبو اُس کیلئے جائز ہے لیکن آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے وہ زینت اختیار کی جس کو حرام کیا گیا تھا، ایسے انداز میں بال رکھے ایسے انداز میں کپڑے سلائے ایسے انداز میں انہوں نے بناؤ سنگھار کیا، ایسے انداز میں اپنی زندگی میں چلتے پھرتے رہے کہ جس کو شریعت مطہرہ نے ناجائز قرار دیا تھا اور انہوں نے فیشن کو اپنایا تھا اور سنت کو پس پشت ڈالا تھا، فیشن کا جھنڈہ یہ اپنی طرف سے لہرا رہے تھے جب یہ اس انداز میں زندگی کے شب روز گزار کے پہنچیں گے تو یہ اُن کی اُس وقت صورتحال ہوگی، کہ ان کے بدن کو آگ کیقنچوں سے کاٹا جائے گا اور پھر اُن سے کہا جائے گا یہ ہے وہ فیشن جو تم دنیا میں کرتے تھے، یہ ہیں وہ تمہارے بالوں کے انداز اور یہ ہیں وہ تمہارے لباس اور یہ ہے وہ تمہارا غیر کے طریقے پر چلنے کا طریقہ جو تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ کر انگریزوں کے پیچھے اقتداء کر دی تم مغرب زدہ بن کر اُن کی عادات کو اپنے معمولات کا حصہ بنا لیا۔ اب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس جرم کی پاداش میں کہ جو فیشن کی طرف آگئے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، میں دیکھ کے آیا ہوں کہ اُن کو اس انداز میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں عذاب دیا جا رہا ہوگا کہ اُن کے بدن قینچی سے کاٹے جا رہے ہوں گے۔

دوسری طرف:- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

ثُمَّ مَرَرْتُ بِعَجَبٍ مِّنَ الرِّيحِ

پھر میرا گزرا ایک گڑھے کے پاس سے ہوا جس سے بدبو آرہی تھی۔
بہت بڑا گڑھا تھا اُس سے بہت زیادہ بدبو آرہی تھی۔

سَمِعْتُ فِيهِ أَصْوَاتًا شَدِيدَةً

اور بڑی شدید آوازیں مجھے آرہی تھی، ہائے ہائے کی اور بڑی دکھ بھری
آوازیں اور بڑی کراہتی ہوئی آوازیں مجھے آرہی تھیں۔

میں نے جبریل سے پوچھا

مَنْ هُوَ لَآءِ: اے جبریل یہ کون ہیں۔

تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا۔

نِسَاءُ كُنَّ يَتَزَيَّنَنَّ لِلزَّيْنَةِ (الزواجر ۱۵/۲)

یہ تمہاری امت کی وہ عورتیں ہیں کہ جنہوں نے حلال زینت کو چھوڑ کے حرام
زینت اختیار کی، جس حد تک شریعت مطہرہ میں جائز تھا، اُس سے تجاوز کر گئیں اُس
سے آگے نکل گئیں اور یہ وہ کروت کرتی رہیں جو شریعت میں ممنوع تھے اور اپنے آپ
کو سنوارتی اور نکھارتی رہیں، اور وہ دنیا میں سمجھتی تھیں کہ شاید دنیا میں اسکا بڑا فائدہ ہے
، اس میں بڑی بھلائی ہے، اور یہ ایک ریفرشمنٹ ہے، یہ ایک ہماری تفریح ہے، ہم
اس طرح کے کپڑے پہن لیتی ہیں، اس طرح کی زیب و زیبائش کرتی ہیں اور اس طرح
چلتی پھرتی ہیں، میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

میں نے ان کو جہنم کے گڑھے میں بدبو کی حالت میں دیکھا۔

جو آج معاشرے کے اندر یہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے فیشن کیا، تو ہم نے معاشرے
کو چمک دی، اور ہم نے زمانے کو خوشبودی، نہیں نہیں جو خلاف سنت کام ہے وہ خوشبو
نہیں وہ بدبو ہے، ہمارے محبوب علیہ السلام اپنی آنکھوں سے دیکھ کے آئے ہیں۔

یہ سب کچھ بیان کرنے کا مطلب کیا تھا اگر ہمیں آج پتہ نہ چلتا تو قیامت
آجاتی اور آگے حساب یہ ہوتا کہ آگ کی قینچیاں آجاتیں اور وہ گڑھے آجاتے ہم کف

انسوس ملتے کاش کہ دنیا میں پتہ چل جاتا تو ہم ایک دن بھی فیشن کو نہ اپناتے ہم اُس فیشن پر تھوکتے، ہم اُسکو مسترد کرتے، ہم قدموں کے نیچے اس کو روند ڈالتے، یہ کتنا ذلیل و رسوا کرنے والا ہے، یہ اُس وقت افسوس ہوتا لیکن یہ ماہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پہ کرم ہے، آپ نے سب کچھ بیان کر کے ہمیں بتا دیا ہے۔

فرمایا میں تو تمہارے لئے مثل والد ہوں، تمہیں یہ بھی بتاتا ہوں کہ تم نے قضائے حاجت میں بیٹھنا ہے تو کس طرح بیٹھنا ہے، سب کچھ میں بتانے آیا ہوں، کوئی چیز بھی تمہارے لئے ایسی چھوڑ کے نہیں جاؤں گا کہ ابھی ضرورت ہو اور میں نے بیان کرنا بند کر دیا ہو، فرمایا میری امت اب اس پر عمل کرنا تمہارا کام ہے، میں نے سب کچھ بتا دیا اور پھر میں آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور میں دیکھ کے آیا ہوں کہ انداز کیا ہے۔

اگر تم میری سنت کے آئینے میں رہو گے تو اتنا نور ملے گا، فردوس کے بالا خانے ہونگے جنت کا جمعہ بازار ہوگا، جنت دارالسلام کا ماحول ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرا کے بندوں کو یہ پیغام دے رہا ہوگا تم نے دنیا میں میرے لئے اپنے آپ کو پابند کیا تھا، تو آج تمہیں اپنا دیدار کر رہا ہوں۔

یہ پابندیاں تھوڑی سی ہیں، اس پر جو اجر و ثواب ملنے والا ہے وہ بہت زیادہ ہے، آج دیکھئے کتنے ایسے مقام آگئے، گئے لگیں تو گنتے گنتے ٹائم کتنا گزر جائے، جو آج فیشن کی شکل میں چل رہا ہے۔

اور ماں بیٹے پہ خوش ہے کہ میرا بیٹا نئے نئے انداز روز اپناتا ہے، بعض جگہ تو کچھ سادہ ماں اپنے بیٹوں کے ایسے انداز پر اُن کو خوشی ہے، وہ اُن کو روکتی نہیں بلکہ وہ مسلسل خوش ہو رہی ہیں۔

بھائی بھائی پہ باپ بیٹے پہ حالانکہ فلاح کا مدار یہ ہے اور حقیقی پیار یہ ہے کہ جب بیٹا یا بیٹی سنت کے رنگ میں نظر آئیں تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے

اور اگر تھوڑی سی بھی گڑ بڑ نظر آئے تو باپ پر یہ لازم ہے کہ وہ ادب سکھائے ضرور بتائے اور خود بھی پیکر سنت بنا ہوا ہو اور اپنے بیٹوں کو اور اپنے گھر کو اس طرح وہ گہوارہ سنت بنادے۔

جب تھوڑا سا بھی فیشن آتے دیکھ لے تو اُس فیشن کو بھگادے اُسے اپنے گھر سے باہر نکال کے یہ نعرہ لگائے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اور نبی علیہ السلام کی رسالت کا کلمہ پڑھا ہوا ہے، جو اُن کو پسند ہو گا وہ میرے گھر میں بات چل سکے گی اور جو انہیں پسند نہیں ہے اُس بات پر میں نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر رکھا ہے۔
محترم سامعین حضرات:

خواتین کیلئے یہ بات بھی قابل غور ہے۔
معراج کی شب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ سے گزرے اسکو ابن کثیر نے البدایہ کی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 652 پر روایت کیا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔
فَإِذَا بِنِسَاءٍ يَنْهَشُ ثَلَاثُكَنَّ الْحَيَاتِ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں اچانک چند عورتوں کے پاس سے گدرا اُن کے پستان پر سانپ ڈس رہے تھے اور اُن کے گوشت کو نوچ رہے تھے پستانوں پر سانپ چمٹے ہوئے تھے۔

قُلْتُ مَا بَالُ هَؤُلَاءِ
میں نے کہا جبریل ان عورتوں کا کیا جرم ہے۔
کہ اتنے زہریلے جہنم کے سانپ ان عورتوں کے نازک حصے پر چمٹے ہوئے ہیں۔ تو جواب دیا گیا۔

هَؤُلَاءِ الَّتِي يَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ الْبَانِهْنَ
یہ وہ ہیں جو اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں۔

(یمنعن اولادھن البانھن) کہا کیا معاملہ ہے، جو ہمارے نبی علیہ السلام نے بیان نہ کیا ہو، اگر کمی ہے تو ہمارے عمل میں ادھر سے تو کوئی کمی نہیں ہے۔

تیری نظر خار زار شب میں گلاب تحریر کر چکی تھی
اجاڑ نیندوں کے خواب میں انقلاب تحریر کر چکی تھی
میرے ذہن کے فلک پر جو سوال چمکے تو میں نے دیکھا
تیرے زمانے کی خاک اُن کے جواب تحریر کر چکی تھی

یہ نیڈو کے ڈبے تو آج پیتے ہیں، مگر نگاہ نبوت نے فیصلے پہلے فرمادیئے تھے
محبوب علیہ السلام نے واضح کر دیا اور جو منظر تھا بیان کر دیا، کوئی ماں یہ معمولی جرم نہ
سمجھے، اپنا دودھ ہوتے ہوئے اپنی بچی یا بچے کو دودھ نہیں پلایا تو اُس نے کتنا بڑا جرم
کیا، میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے سانپ دیکھے وہ ڈس رہے تھے اور
امت کو یہ بتا اس لئے دیا کہ میری امت کی کوئی خاتون ایسا کام نہ کرے۔

ورنہ ایسا خمیازہ اُس کو بھگتنا پڑے گا۔

اب کیا اپنے ننھے ننھے پھول جیسے بیٹے کا منہ اچھا ہے یا جہنم کے سانپوں کے
ڈنگ اچھے ہیں، ان خواتین کیلئے آج یہ مشعل راہ ہے۔

آج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مشعل راہ ہے کہ مختلف لوگوں کے
تبصرے اور مختلف مغرب زدہ خواتین کی باتیں اور اُن کے چکروں میں ہرگز نہ آئیں
جو محبوب علیہ السلام نے بہار عطا فرمائی ہے یہ وہ بہار ہے جو دنیا کی بھی بہار ہے اور عقبی
کی بھی بہار ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مردوں سے خطاب

دونوں طرف کی ایک بات سامنے رکھ رہا ہوں اور یہ ہمارا مشترکہ سبق
ہے، یہ ہماری روح کا پیغام ہے۔

یہ حدیث طبرانی کی جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 123 پر ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے۔

قَصُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللَّحَى

اپنی داڑھیاں بڑھاؤ اور اپنی مونچھوں کو پست کرو۔

وَلَا تَمَشُوا فِي الْأَسْوَاقِ إِلَّا عَلَيْكُمْ الْأَزْرُ

بازاروں میں چلتے ہوئے جانگے پہن کے یا چھوٹے نکر پہن کے نہ نکلو گھٹنے

ڈھانپے ہوئے ہونے چاہیں۔

علیکم الاذر: بازاروں میں تم یوں چلو کہ یہ گھٹنے چھپے ہوئے ہوں آج کا یہ بھی

فیشن ہے، صبح سب سے پہلانا جائز کام نماز کے ناغے کے بعد یہ کیا جا رہا ہے کہ ابھی

منہ بھی دھونا ہے، سکوڑ پہ بیٹھ گئے ہیں، کچھا پہنا ہوا ناشتہ لینے جا رہے ہیں، جبکہ

محبوب علیہ السلام ادھر مدینہ شریف سے دیکھ رہے ہیں، کہ یہ کیسا میرا امتی

ہے یہ کیسا عمل ہے اور یہ کیا کر رہا ہے۔

فرمایا سن لو۔

میرا طریقہ سامنے رکھو کسی فلمی سٹار کو نہ دیکھو۔

حسن دیکھنا ہے تو میرے دربار سے دیکھو، میں نے تمہارے لئے داڑھی کو زیور

بنایا ہے، میں نے تمہارے لئے اسکو حلیہ قرار دیا ہے۔ یہ حلیہ المؤمن ہے، یہ مومن کا زیور

ہے اسکو زیور سمجھو، اسکو قتل نہ کرو، اسکو سامنے رکھو، اس سے پیار کرو، اسکو بوجھ نہ سمجھو۔

غیروں کے کہنے پر میری سنت کو ترک نہ کرو۔

میری امت یہ یاد رکھو میں نے فیصلہ دے دیا ہے۔

إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةٍ غَيْرِنَا

جس نے میری سنت پہ عمل نہیں کیا وہ میرا ہے ہی نہیں، میں اسکو قبول نہیں

کرتا، وہ میرا نہیں ہے، جس نے میری سنت پہ عمل نہ کیا۔

مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةٍ غَيْرِنَا ہمارے غیر کے طریقے پر چلا، ہمارے دشمن کے

طریقے پر چلا یہودی کے طریقے پہ چلا عیسائی کے طریقے پہ چلا اور وہ غیروں کی بات پہ چلتا رہا۔ محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں، میرا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اُس سے بیزاری کا اعلان کر رہا ہوں۔

مسلل ان لفظوں کے ساتھ فرما دیا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ داڑھی بڑھا لو اور موچھیں پست کر لو اور بازاروں میں اس انداز سے نہ چلو کہ گھٹنے ننگے ہوں اور آپ نے اس کے فوراً بعد یہ فرمایا

لَا تَلْبَسْ مِنْ مَّا مِنْ عَمَلٍ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا
وہ میرا نہ بنے جو میری سنت پہ عمل نہیں کرتا۔

کیوں وہ میرے بارے میں دعوے کرتا ہے، کیوں وہ میرا بن کے اعلان کر رہا ہے، میرا وہی بن کے اعلان کرے جو میری سنت پہ عمل کرنے والا ہے۔ اور جو عمل کر نیوالا ہوگا اُس کو یہ ضرورت نہیں کہ وہ کہتا رہے کہ وہ میرا ہے بلکہ میں خود کہوں گا کہ میرا بن چکا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ
(الترغیب والترہیب ۸۰/۱)

جو میری سنت پہ قائم رہے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اگرچہ درجے کا فرق تو پھر بھی ہوگا لیکن اسکو دیدار ہوتا رہے گا۔ اب سرکار نے خود اُس کو اپنا بنا لیا ہے، سنت پہ عمل کرنے کے ساتھ اتنی سعادتیں مل جائیں گی۔

اگر پیچھے رہیں گے تو کس قدر بدبختی ہے اور کس قدر شقاوت ہے۔ یہ جو دین ہے اس کو اگر ہم نہیں مانیں گے تو اس پر عمل کرنے والی کون سی قوم آئے گی اس پہ عمل اور کس نے کرنا ہے، اور کون سی قوم پیدا ہوگی۔

یہ ہمارا نصب ہے، یہ ہماری زندگی کی روشنی ہے، یہ ہماری قبر کا نور ہے، یہ

ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے، یہ ہمارے لئے وہ چمکتا ہوا نقش قدم ہے، اسواسطے آج یہ عہد کرنا ہے، جہاں جہاں کمی ہے وہاں توبہ کرتے ہوئے اپنے عمل کو صحیح کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں یہ باتیں یقیناً کڑوی بھی ہیں لیکن مجھے امید ہے اور یقین ہے کہ یہ جو تقویٰ کا موسم بہار ہے اور فہم دین کی برکت ہے۔

اسواسطے اس کو دل ضرور قبول کرے گا، کیونکہ یہ اُس محبوب علیہ السلام کا فرمان ہے جو دلوں میں رہتے ہیں، اُن کا دیا ہوا سوز ہے اُن کی دی ہوئی تڑپ ہے، یہ ہماری ڈیوٹی ہے، ہم اُن کے ایک نوکر ہونے کی حیثیت سے شریعت پر پہرہ دینے کے پابند ہیں۔ اگر ہم نہیں بولیں گے تو ہمیں گونگا شیطان کہا جائے گا۔ یہ وہ منصب ہے جس کو نبھانا بڑا لازم ہے۔

۵ میں صورت گل دست صبا کا نہیں محتاج کرتا ہے میرا جوشِ جنوں میری قبا چاک کوئی داد دیتا ہے یا نہیں دیتا واہ واہ کرتا ہے یا ہائے ہائے کرتا ہے، ہمیں اُس سے غرض نہیں ہم نے وفا کرنی ہے دربار رسالت کیساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سنت کا پیغام امت کو دیا ہے، وہ ہمارے پاس امانت ہے، وہ روح کی غذا ہے، اُس کو پہچانا اور اُس کو پھیلانا یہ امت کے علماء کی اور افراد کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ اسواسطے بلا جھجک اس پیغام کو پہنچانا چاہیے، جب پہنچے گا تو تبدیلی ہوگی ضرور اصلاح ہوگی، یہ چیز ایسی نہیں کہ جس کو ذہن قبول نہ کرے اور باغی بن جائے، نہیں نہیں۔ خدا کی قسم ہے، اس سے ضرور انقلاب برپا ہوتا ہے۔

ہمارے پاس سینکڑوں مثالیں ایسی ہیں:- یہی باتیں مجرموں کو بدلتی ہیں اور انہی سے کانٹے گلاب بنتے ہیں۔

اور انہیں سے ذرے آفتاب بنتے رہے، انہیں کی وجہ سے صبح نور کے اندر

چراغاں ہوتا رہا۔

میرے محبوب علیہ السلام کا یہ فرمان آج ہمیں سہارا دے رہا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے

(الترغیب والترہیب، ۸۰/۱)

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ
آپ نے فرمایا جس نے فساد امت کے وقت میری سنت کے جھنڈے کو بلند کر دیا۔ خود اس پر عمل کیا اور لوگوں کو اُس پر عمل کی دعوت دی۔
جس نے اُس وقت میری سنت کو زندہ کیا اُس کو سو شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔ لہذا کتنا آسان سا کام ہے۔

اپنے بدن پر سنت کا راج اور اپنے گھر میں سنت کا راج اور اپنے دوستوں میں سنت کا راج اور اپنی بزم میں سنت کا راج اپنے محلے میں سنت کا راج اپنے ملک میں سنت کا راج یہ سوسائٹی میں سنت کا رنگ اس سے اتنی برکتیں آجائیں گی۔
ایک سنت زندہ کرو گے تو سو شہید کا ثواب پا جاؤ گے۔
ایک بار شہید ہونا ہی بڑی بات ہوتی ہے، لیکن یہ سنت کا نور ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ جس کی وجہ سے بندے کو اتنی بلندی دیتا ہے کہ ایک ہی عمل پر اُس کو سو شہید کا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔

اب میں مشترکہ ذمہ داری کی بات کرتا ہوں گفتگو کو ختم کرتا ہوں۔
جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔
کہ پہلی امتوں میں بھی انبیاء آئے تو ان کے کچھ حواریون بنے، انہوں نے عمل کیا بعد میں لوگ آکے بگڑ گئے، انہوں نے انبیاء کی سنت کو چھوڑ دیا۔
فرمایا میرے صحابہ یہ بات آگے پہنچا دو، اگر میری امت پر ایسا وقت آجائے تو اُس وقت جو نیک لوگ ہونگے اُن کا کردار کیا ہونا چاہیے۔

جب لوگ ڈوب رہے ہیں فیشن میں بے حیائی میں عریانی میں فحاشی میں بے

پردگی میں حرام خوری میں حرام کاری میں تو ایسے میں میرے صحابہ کا کردار کیا ہونا چاہیے، کیا اُن کو خاموش ہو کے کسی کونے میں بیٹھ جانا چاہیے یا کچھ کردار ادا کرنا چاہیے۔ میرے محبوب علیہ السلام فرمانے لگے۔

فَمَنْ جَاهَدَ هُمْ

جس نے اُن کے ساتھ جہاد کیا۔

(بَيِّنَةٌ لَهُمْ مِّنْ) جب میری سنت کو مٹا کر فیشن کو بڑھایا جا رہا ہوگا تو اُس وقت جو اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا تو وہ مومن ہے۔

(فَمَنْ جَاهَدَ هُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مومنٌ)

جو اپنی زبان سے جہاد کرے گا فہو مومن تو وہ بھی مومن ہے۔

(فَمَنْ جَاهَدَ هُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مومنٌ) جو اپنے دل سے اُس فیشن پرستوں سے نفرت کرے گا، تو وہ بھی مومن ہے، اگرچہ پہلا مومن بڑے درجے کا دوسرا اُس سے چھوٹے درجے کا اور تیسرا سب سے چھوٹے درجے کا ہے۔

۱۱ کے بعد میرے محبوب علیہ السلام فرمانے لگے۔

وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ

فرمایا اس کے بعد جو شخص نہ ہاتھ سے فیشن کے خلاف جہاد کرتا ہے اور نہ ہی سنت کے تارکین کے خلاف اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے اور نہ ہی اپنے دل سے اُن کو برا سمجھتا ہے اور نہ ہی ملامت کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا: لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبِطَ عَرْدَلٍ

اُس بندے کے دل میں جس کو یہ تینوں حالتیں حاصل نہیں ہیں۔

میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں رتی بھر بھی اُس کو ایمان حاصل نہیں ہے۔

(لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ) تین ہی صورتیں ہیں یا تو ہاتھ سے یا زبان سے

پھر دل سے اگر ان میں کچھ بھی نہیں تو پھر وہ مومن کس چیز کا ہے۔

ہماری شریعت کا مذاق اڑایا جا رہا ہو اور یہ خاموشی سے بیٹھا ہو ہمیں اُس تقویٰ کی ضرورت کیا ہے۔

خود سراپا نور بن جانے سے کب بنتا ہے کام
تجھ کو اس ظلمت کدے میں نور پھیلانا بھی ہے
حق نے کر دیں دہری دہری خدمتیں تیرے سپرد
خود تڑپنا ہی نہیں اوروں کو تڑپانا بھی ہے
مومن ہونے پر نین درجات آج آپ نے سن لئے، یہ آپ پر قرض ہے۔ اس
کو اتارنا ہے، خود بھی ہم نے سنت کا پیکر بننا ہے۔

نخوست اور فیشن کے خلاف جہاد کرنا ہے۔
ان تین درجات میں سے اولین حیثیت حاصل کرنی چاہیے۔
یہ ایک درد بھرا پیغام تھا جو میں نے عرض کر دیا۔

اسی بات کو بیان کرتے ہوئے شاعر مشرق کہہ رہے تھے۔

خوب ہے تجھ کو شعارِ صاحبِ بطحا کا پاس
کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تو مسلم نہیں
جس سے تیرے حلقہء خاتم میں گردوں تھا اسیر
اے سلیمان تیری غفلت نے گنویا وہ نگین
غافل اپنے آشیاں کو آکے پھر آباد کر
نعمہ زن ہے طور معنی پے کلیم نکتہ بین

آخر دعونا اِن الحمد لله رب العلمین

☆☆☆